سپریم کورٹ رپوٹس-[2003]-ایس-یو-پی-2-ایس-سی-آر

اسٹیٹ آف ہریانہ اور دیگران

بنام

اندرا کماری

13اگست2003

[وی-این-کھرے، سیجے-،اورایس-بی-سنہا، جسٹسز]

ملازمت کا قانون:

زبان کے استاد کی آسامیاں-تعلیمی قابلیت کے لیے ترقی-اس سے پہلے، دیگر قابلیتوں کے علاوہ، زبان کے استاد کی ترقی کے لیے واقفیت کی تربیت (او ٹی) ضروری تھی-بعد میں، جونیئر بیسک ٹریننگ کورس (جے بی ٹی سی) کو او ٹی کے مساوی سمجھا گیا-او ٹی یا زبان کے استاد کی تقرری کے لیے مساوی اہلیت مقرر کی گئی تھی-منعقد کی گئی، تاریخ کے نوٹیفکیشن کی وجہ سے J.B.T.C،12.3.1976 کو او ٹی کے مساوی تسلیم شدہ گیا ہے جس پر عدالتی مہر لگائی گئی ہے-قواعد میں کسی بھی متضاد شقیں عدم موجودگی میں، یہ دلیل کہ عدالت عالیہ جے بی ٹی سی کو مساوی نہیں مان سکتی تھی-O. T کو مسترد کر دیا گیا-اس فیصلے کو ممکنہ-فیصلے کے ممکنہ عمل کے طور پر مانا گیا۔

آئین ہند1950:

آرٹیکل 136-مختلف ڈگریوں کو مساوی سمجھنا-اس فیصلے پر پہنچنے کے لیے کہ آیا ایک ڈگری دوسرے کے مساوی ہے یا نہیں، آئین کے آرٹیکل 136 کے لحاظ سے کوئی حکم منظور کرنے کی ضرورت نہیں ہے-ریاست کے فیصلے کا اندازہ اس کے طرز عمل سے بھی لگایا جا سکتا ہے-حقائق پر، ریاست ہریانہ نے 12.3.1976 پر بتایا کہ جے بی ٹی سی او ٹی کے مساوی ہے-یہاں تک کہ سیکنڈری ایجوکیشن کے ڈائریکٹر نے تاریخ 5.5.1995 کے خط کے ذریعے ریاست کے فیصلے کو مذکورہ اثر سے آگاہ کیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار :1999 کی دیوانی اپیل نمبر 4301۔

1998 کے سی ڈبلیو پی نمبر 2439 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 19.3.1998 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

2003 کا سی۔اے نمبر کا 1280 / 2002،4995-5000،4627 اور 5002

اپیل گزاروں کی طرف سے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل مکل روہتا گی، محترمہ کویتا واڈیا اور نیرج کمار جین۔

مدعا علیہ کے لیے مہابیر سنگھ، اجے پال، راکیش دہیا، دیباس مشرا اور ایس سری نواسن۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہاں جواب دہندگان زبان کے اساتذہ کے طور پر اپیل کنندہ ریاست کی خدمت میں تھے۔انہیں کافی عرصہ پہلے مقرر کیا گیا تھا۔

ان اپیلوں میں جو سوال غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا جونیئر بیسک ٹریننگ کورس کا سرٹیفکیٹ (مختصر طور پر "جے بی ٹی") واقفیت کی تربیت (مختصر طور پر "او ٹی") کے مساوی ہے۔

زبان کے استاد کے عہدے پر فائز ہونے کے لیے ضروری اہلیت "(i) پنجاب یونیورسٹی یا بورڈ آف اسکول ایجوکیشن ہریانہ سے میٹرک یا مذکورہ بورڈ کی طرف سے تسلیم شدہ مساوی اہلیت" کہا جاتا ہے۔(ii) کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے پربھاکر (ہندی میں آنرز)؛ اور (iii) ہریانہ کے محکمہ تعلیم کے زیر اہتمام ہندی میں ایل ٹی سی (او ٹی) امتحان میں پاس ہونا یا ہریانہ کے محکمہ تعلیم-او آر-گریجویٹ کے ذریعہ تسلیم شدہ مساوی قابلیت، ہندی کو

اختیاری مضمون کے طور پر کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے/ایم اے ہندی میں کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے/ بی اے (آنرز) ہندی میں .B.T / B.Ed کے ساتھ یا تمام معاملات میں مساوی۔ مذکورہ اہلیت کا تعین اپیل کنندہ ریاست نے پنجاب ایجوکیشن سروس قواعد، 1955 میں پنجاب ایجوکیشن سروس، کلاس III اسکول کیڈر (پہلی ترمیم) قاعدہ، 1995 کی وجہ سے ترمیم کر کے کیا تھا۔

یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ 1955 کے قواعد میں، ایس ٹی سی یا او ٹی کورس کی اہلیت رکھنے کی ضرورت تھی۔ جے بی ٹی کے لیے مطالعہ کا کورس 1957 میں شروع ہوا تھا۔ تاہم، 12.3.1976 پر یا اس کے بارے میں، ریاست نے خود زبان کے اساتذہ کی تقرری کے لیے قابلیت کا تعین کیا، جس کا مادی حصہ درج ذیل ہے:

"موضوع: زبان کے اساتذہ کی تقرری کے لیے قابلیت۔

ہندی اساتذہ میٹرک پر بھاکر او ٹی یا جے بی ٹی پنجابی اساتذہ میٹرک گیانی او ٹی یا جے بی ٹی سنسکرت اساتذہ شاستری-O.T"

پھر بھی سال 1983 میں زبان کے اساتذہ کی تقرری کے لیے کچھ ہدایات جاری کی گئیں جن میں قابلیت میٹرک پر بھاکر، ایل ٹی سی یا او ٹی یا ریاست کی طرف سے تسلیم شدہ مساوی اہلیت کے طور پر مقرر کی گئی تھی۔ جب مذکورہ ہدایات جاری کی گئیں تو اس خدشے پر کہ ان کی خدمات ختم کر دی جائیں گی، خدمت میں موجود اساتذہ کی طرف سے ایک عرضی درخواست دائر کی گئی۔ گرچرن سنگھ اور ایک اور بنام ریاست ہریانہ اور دیگران 1984 دیوانی رٹ پٹیشن نمبر 206 کے بعنوان مذکورہ عرضی درخواست کا فیصلہ کیا گیا اور اسے پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فیصلے سے اجازت دی گئی اور اسے درج ذیل قرار دیا گیا:

"-----اس حقیقت پسندانہ موقف کے پیش نظر، مدعا علیہ حکام، میرے خیال میں، کسی بھی دوسرے کورس زائد خاص طور پر جے بی ٹی کورس کو او ٹی کے مساوی تجویز کرنے کے حقدار تھے۔ یہ بالکل ایسا ہی ان حکام نے ضمیمہ پی-1 کے ذریعے کیا تھا، نہ صرف یہ کہ جب ایک نجی اسکول میں شکنتلا شرما ہندی ٹیچر کی طرف سے 5

اپریل 1979 کے ضمیمہ پی-3 کے ذریعے وضاحت طلب کی گئی تھی، تو ڈائریکٹر آف پبلک انسٹرکشنز، ہریانہ کے دفتر نے انہیں مطلع کیا کہ ہندی ٹیچر کے عہدے کے لیے قابلیت جے کے او ٹی (ہندی) کے ساتھ میٹرک (مکمل) پربھاکر ہونی چاہیے۔ بی۔ٹی کورس (دو سالہ کورس)۔ یہ مراسلہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ سال 1958 سے ایس ٹی کورس کے خاتمے کے ساتھ جے بی ٹی کورس جو تسلیم شدہ طور زائد سال 1957 میں شروع کیا گیا تھا، یا تو کم از کم او ٹی کورس کے مساوی پہلے کورس کے متبادل کے طور زائد لیا گیا تھا۔

یہ متنازعہ نہیں ہے کہ مذکورہ فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کی درخواست پہلے ہی مسترد کی جا چکی ہے۔

جیسا کہ مذکورہ قابلیت رکھنے کے باوجود مدعا علیہان کو ترقی نہیں دی گئی، انہوں نے آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے سامنے عرضی درخواستیں دائر کیں۔ متنازعہ فیصلے کی وجہ سے، عدالت عالیہ نے گرچرن سنگھ (اوپر) کے فیصلے پر بھروسہ کرتے ہوئے عرضی درخواستوں کی اجازت دی جس میں ہدایت کی گئی تھی کہ جواب دہندگان کے معاملے کو جے بی ٹی کورس کو ہندی میں او ٹی کے مساوی مانتے ہوئے ترقی کے لیے غور کیا جائے۔ یہ مذکورہ فیصلے کے خلاف ہے، ریاست ہریانہ ہمارے سامنے اپیل میں ہے۔

ریاست کی طرف سے پیش ہوئے فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے زور دے کر کہا کہ پنجاب ایجوکیشن سروس، کلاس III، اسکول کیڈر (پہلی ترمیم) قواعد، 1995 کے قاعدہ 2 کے ذیلی قاعدہ (2) کے پیش نظر، عدالت عالیہ جے بی ٹی کو او ٹی (ہندی) کے برابر کرنے کی حقدار نہیں ہے۔ فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے زور دے کر کہا کہ چونکہ ریاست ہریانہ نے جے بی ٹی کو او ٹی (ہندی) کے مساوی کے طور پر تسلیم شدہ کیا ہے، اس لیے عدالت عالیہ کا نظریہ غلط ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی میرٹ نہیں ملتا۔

یہ متنازعہ نہیں ہے کہ اس فیصلے پر پہنچنے کے مقصد کے لیے کہ آیا ایک ڈگری دوسرے کے مساوی ہے یا نہیں، آئین کے آرٹیکل 136 کے لحاظ سے کوئی حکم منظور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ریاست کے فیصلے کا اندازہ اس کے طرز عمل سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ یہاں اوپر دیکھا گیا ہے، ریاست ہریانہ نے 12 مارچ 1976 کو بتایا کہ جے بی ٹی کا سرٹیفکیٹ او ٹی کے مساوی ہے۔ اس پر عمل کیا گیا، یہاں تک کہ گرچرن سنگھ (سوپرا) میں عدالت عالیہ کے فیصلے کو بھی نافذ کیا گیا اور جواب دہندگان کو مذکورہ بالا حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے مقرر کیا گیا۔ درحقیقت، یہاں تک کہ سیکنڈری ایجوکیشن کے ڈائریکٹر نے 5 مئی 1995 کو ایک خط کے ذریعے ریاست کے فیصلے کو مندرجہ

ذیل شرائط میں بیان کیا:

"ڈائریکٹوریٹ میمونمبر 14 / 25-77-ایسٹ ایبلشمنٹ (3)/ تاریخ 3.6.77 کے ذریعے جے بی ٹی اساتذہ کی ترقی کے لیے ہدایات جاری کی گئیں جو سنسکرت/ ہندی/ پنجابی اساتذہ کے عہدوں پر اپنی ملازمت کی مدت کے دوران پربھاکر/ گیانی/ شاستری کی قابلیت حاصل کرتے ہیں۔اور میمونمبر 13 / 48 / 77 اسٹیبلشمنٹ III (3) مورخہ 28.11.84 کے ذریعے ڈائریکٹوریٹ کی اس طرح کی پوسٹوں پر ترقیوں پر تاحکم ثانی پابندی لگا دی گئی۔

اب اس معاملے پر نظر ثانی کے بعد حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندی/ پنجابی/سنسکرت اساتذہ کے عہدے پر جے بی ٹی اساتذہ کی ترقی 25 فیصد تک دوبارہ شروع کی جائے لیکن ان عہدوں پر صرف ان جے بی ٹی اساتذہ کو ترقی دی جائے جنہوں نے ان عہدوں کے لیے سروس کے دوران مطلوبہ اہلیت حاصل کی ہو۔

ان عہدوں کے لیے مقرر کردہ اہلیت درج ذیل ہے:

(1) سنسکرت کے اساتذہ:

(2) ہندی اساتذہ:-

(i) میٹرک پاس (مکمل مضامین)۔

(ii) کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے پبھاکر (ہندی میں آنرز)۔

(iii) ہریانہ کے محکمہ تعلیم کے زیر اہتمام ہندی میں ایل ٹی سی (او ٹی) میں پاس یا ہریانہ کے محکمہ تعلیم کے ذریعہ تسلیم شدہ مساوی قابلیت۔

یا

کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے بطور اختیاری مضمون ہندی کے ساتھ گریجویٹ/کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے ہندی میں ایم اے/ ہندی میں بی اے (آنرز) B.T / B.ED کے ساتھ یا تمام معاملات میں مساوی۔

معاملے کے اس تناظر میں اور خاص طور پر اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ 12 مارچ 1976 کے مذکورہ بالا نوٹیفکیشن کی وجہ سے جے بی ٹی کو او ٹی کے مساوی کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے جہاں عدالتی مہر لگائی گئی ہے، قواعد میں کسی بھی متضاد شقیں عدم موجودگی میں فاضل ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کے جمع کرانے کو قبول نہیں کیا جا سکتا۔

ان تمام وجوہات کی بنا پر ہمیں ان اپیلوں میں کوئی اہلیت نظر نہیں آتی۔ وہ ناکام ہو جاتے ہیں اور اسی کے مطابق انہیں برطرف کر دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

تاہم، ہم یہ واضح کر سکتے ہیں کہ اس فیصلے کو ممکنہ سمجھا جائے گا۔

آر۔ پی۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this document